کیا منت ماننے کے بعد کام ہونے سے پہلے منت تبدیل کر سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor.12010 تاریخ:15-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی نے کوئی کام پورا ہونے پر کسی عبادت کی منت مانی، تو کیا کام پورا نہ ہونے سے پہلے منت میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے؟ مثلاً: کوئی کام پورا ہونے پر 20 رکعت پڑھنے کی منّت مانی، پھر کام پورا ہونے سے پہلے اگلے دن ہی وہ منّت بدل کر 10 رکعت پڑھنے کی منت مقرر کرلی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

منت ان معاملات میں سے ہے جن کے لیے تلفّظ ضروری ہے، محض سوچنے سے منت نہیں ہوگی، لہذا اگر کسی نے اتنی آواز سے منت مانی کہ بغیر خلل کے خود سن لے، تو منت ہوگئی، اور جس وقت منت کے الفاظ کہے جارہے ہیں انشاء یا استثناء کے الفاظ نہ ہوں، تو منت لازم ہو جاتی ہے اس کو واپس نہیں لیا جاسکتا۔ بعد میں منت تبدیل کی تو تبدیل نہیں ہوگی، لیکن اگر اس تبدیلی میں ایسے الفاظ پائے گئے جن سے منت لازم ہو جاتی ہے، تو ایک نئی منت لازم ہو جائے گی۔

منّت، قسم کے الفاظ واپس نہیں ہوسکتے، چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے:" والیمین تصرف لازم لا یصح الرجوع عنھا "یعنی یمین ایک ایسا لازمی تصرف ہے، جس سے رجوع نہیں ہوسکتا۔

اس کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ شہاب الدین احمد شلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" ولا رجوع فی الیمین لان فائدتہ وھی الحمل او المنع لا تحصل اذا صح الرجوع "یعنی یمین میں رجوع نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہاں رجوع صحیح مانیں تو یمین میں کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کے عزم والا فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

(تبیین الحقائق وحاشیتہ للعلامۃ الشلبی، ج2، ص226، مطبوعہ ملتان)

درِّ مختار میں ہے:"وصل بحلفه ان شاء الله بطل یمینه و کذا یبطل به ای بالاستثناء المتصل کل ما تعلق بالقول عبادة او معاملة"یعنی قسم میں ان شاء اللہ ملا کر کہا، تو قسم باطل ہو جائے گی، یونہی ہر اس عبادت یا معاملے میں جس کا تعلق بولنے سے ہوتا ہے، وہ عبادت یا معاملہ بھی استثناءِ متصل کی وجہ سے باطل ہو جائے گا۔

فتاوی شامی میں ہے:"(قوله وصل بحلفه) قید بالوصل لانه لو فصل لا یفید الا اذا کان لتنفس او سعال او نحوه۔۔۔ **(قوله: عبادة) کنذر** و اعتاق او معاملة کطلاق و اقرار۔۔۔ ان الایجاب یقع ملزما بحیث لا یقدر علی ابطاله بعدُ فیحتاج الی الاستثناء حتی لا یلزمه حکم الایجاب، ملتقطاً"یعنی ماتن نے وصل کی قید لگائی، کیونکہ اگر قسم اور استثنا میں فاصلہ کیا، تو اس استثنا کا کوئی فائدہ نہیں، ہاں اگر سانس لینے یا کھانسنے یا اس قسم کی کسی اور وجہ سے وقفہ ہوا (تو ایسے وقفے والا استثنا معتبر ہے۔) ماتن کے قول عبادت کی مثال جیسے منت، غلام آزاد کرنا اور معاملے کی مثال جیسے طلاق اور اقرار۔ (متصل استثنا کا فائدہ یہ ہے) کہ ایجاب یعنی اپنے اوپر کچھ لازم کرنا، لازم ہو جاتا ہے اس طرح کہ ایجاب کے بعد بندہ اسے رد کرنے پر قادر نہیں، لہذا متصلاً استثنا کی حاجت ہوئی، تاکہ اسے ایجاب والا حکم لازم نہ ہو۔ **(الدرّ المختار وردّ المحتار، ج5، ص548، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"منت یا قسم میں ان شاء اللہ کہا، تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں، بشرطیکہ ان شاء اللہ کا لفظ اس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہو گیا، مثلاً: قسم کھا کر چپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر ان شاء اللہ کہا، تو قسم باطل نہ ہوئی، یونہی ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے، مثلاً: طلاق، اقرار وغیرہما یہ سب ان شاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہو جاتے ہیں۔"

(بہار شریعت، ج2، حصہ09، ص318، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

13 رجب المرجب 1443ھ/15 فروری 2022ء

المفتی
دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے